اللہ جمیل و یحب الجمال
حسب الارشاد شاہ سراج الحق صاحب قبلہ کی کتاب مستطاب ہے
مصنفہ حضرت قطب الاقطاب قطب جمال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ
بمطبع یوسفی شہر الور طبع شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ النُّوْرِ الْهَادِیْ

ساری خوبیاں اللہ کے لیے ہیں جو سب سے بڑا اور بڑا بنانے والا ہے روشن کرنے والا ہدایت کرنے والا

اَلْمَلِكِ الْمِنْعَامِ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ صَاحِبِ

سب کا مالک سب کچھ دینے والا ہے اور اللہ کی رحمت اس کے رسول پر جو

الْجَمَالِ وَالْمَقَامِ حَامِلِ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیَامِ

خوبیوں والے اور مرتبوں والے ہیں قیامت کے دن لوائے حمد کے اٹھانے والے ہیں

وَعَلٰی اَصْحَابِهٖ وَاٰلِهِ الْکِرَامِ اَمَّا بَعْدُ فَیَقُوْلُ

اور ان کے اصحاب اور آل بزرگ پر حمد و نعت کے بعد کہتا ہے

الْعَبْدُ الضَّعِیْفُ الرَّاجِیْ اِلٰی رَبِّهِ الْوَالِیْ اَبُو اللَّمْعَانِ

بندہ ضعیف اپنے پروردگار نگہبان کا امید وار جس کی کنیت ابو اللمعان ہے

المُسَمّٰی بِمُحَمَّدٍ المُلَقَّبِ بِسِرَاجِ الحَقِّ المُتَخَلِّصِ

جسکا نام محمد ہے جسکا لقب سراج الحق ہے جسکا تخلص

بِجَمَالِیْ اِنَّ الشَّیْخَ الاَکْرَمَ الغَوْثَ الاَعْظَمَ

جمالی ہے بیشک شیخ اکرم غوث اعظم

العَارِفَ الاَکْمَلَ قُطْبَ العَالَمِ بُرْہَانَ الشَّرِیْعَةِ

خدا کے بڑے پہچاننے والے عالم کے قطب شریعت اور طریقت

وَالطَّرِیْقَةِ نُوْرَ المَعْرِفَةِ وَالحَقِیْقَةِ مُنَوِّرَ القُلُوْبِ

کے رہنما معرفت اور حقیقت کے ظاہر کرنے والے دلونکو روشن کرنے والے

بَیْنَ المَاءِ وَالطِّیْنِ جَمَالَ الحَقِّ وَالمِلَّةِ وَالدِّیْنِ

آب و گل کے اندر جمال الحق والملۃ والدین

المُسَمّٰی بِاَحْمَدَ المُلَقَّبَ بِسُلْطَانِ المَدْعُوِّ

جسکا نام احمد ہے جنکا لقب سلطان ہے جو مشہور

بِقُطْبِ جَمَالِ الھَانْسَوِیْ عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ المَنَّانِ

قطب جمال ہانسوی ہیں اللہ جل شانہ کی رحمت انپر ہمیشہ رہے

قَدْ اَلْھَمَہُ اللّٰہُ بِاَسْرَارِہٖ وَنَوَّرَہٗ بِاَنْوَارِہٖ فَاَفَادَہَا

بتا دیئے اللہ نے انکو اپنے بھید اور روشن کیا انکو اپنے انوار سے تو انہوں نے

وَقَالَ التَّوْبَةُ مَاحِیْ الحَوْبَةِ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ فِیْہِ

اور فرمایا توبہ گناہ کی مٹانے والی ہے احمد [illegible]

خَصَائِلُ حَمِيدَةٌ وَّخَصَائِلُ ذَمِيمَةٌ فَاحْفَظِ الْحَمِيدَةَ

اچھی عادتیں ہیں اور بری عادتیں ہیں تو اچھی کو محفوظ رکھ

بِالطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ وَامحُ الذَّمِيمَةَ بِالرِّيَاضَاتِ

طاعتیں اور عبادتیں کرکے اور بری کو مٹادے ریاضتیں

وَالْمُجَاهَدَاتِ قَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلوٰةُ مَجْمَعُ

اور کوششیں کرکے احمد نماز

الطَّاعَاتِ وَمَخْزَنُ الْعِبَادَاتِ قَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ

طاعتوں کا مجموعہ ہے اور عبادتوں کا خزانہ احمد

اَلصَّلوٰةُ كَالْجَسَدِ وَالْحُضُورُ كَالرُّوحِ وَكُلُّ

نماز جسم ہے اور دل سے اللہ کی طرف جھکنا روح اور جس

صَلوٰةٍ لَيْسَ فِيهَا الْحُضُورُ كَجَسَدٍ لَيْسَ فِيهَا الرُّوحُ

نماز میں دل سے اللہ کی طرف جھکاؤ نہ ہو اس جسم کی مانند ہے جس میں روح نہ

قَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ الصَّلوٰةُ أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ

احمد نماز سب عبادتوں میں بہتر ہے

وَمِفْتَاحُ السَّعَادَاتِ فَلَمْ يُقِمْهَا إِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ

اور سب بھلائیوں اور خوبیوں کی کنجی تو نہیں درست کرتا اسکو مگر زبردست مومن

وَمُسْلِمٌ نَقِيٌّ قَوْلُهُ يَا أَحْمَدُ نُورُ الْكَرَامَاتِ

اور پرہیزگار مسلمان احمد بہت بڑی کرامت

اَنْ یُوَفَّقَ الْعَبْدُ لِاَدَاءِ الصَّلٰوۃِ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ

یہ ہے کہ بندہ کو نماز کے ادا کرنے کی توفیق ملے احمد

اُحْضُرْ قَلْبَکَ فِی الصَّلٰوۃِ حَتّٰی تَجِدَ لَذَّۃَ

اپنے دل سے نماز مین متوجہ ہو کہ مناجات کی لذت

الْمُنَاجَاتِ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ الْحُضُوْرُ فِی الصَّلٰوۃِ

تجھے حاصل ہو احمد اے احمد کیطرف نماز مین جگنا

نُوْرٌ لِاَنَّ الصَّلٰوۃَ عَیْنٌ وَّنُوْرُھَا حُضُوْرٌ قَوْلُہٗ

نور ہے یون کہ نماز آنکھ ہے اور نور اُس کا حضور

یَا اَحْمَدُ الصَّلٰوۃُ مَعَ الْحُضُوْرِ کَمُوْسٰی

احمد نماز مع حضور ایسی ہے جیسے موسٰے

عَلَیْہِ السَّلَامُ فِی الطُّوْرِ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ

علیہ السلام طور پر احمد

اَلصَّلٰوۃُ بِلَا حُضُوْرٍ وَّذِھْنٍ کَالطَّعَامِ بِغَیْرِ مِلْحٍ

نماز بغیر دل سے متوجہ ہوے اور بغیر ذہن سے مجھو ایسی ہے جیسے کہانا بغیر نمک

وَّدُھْنٍ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ کُلُّ صَلٰوۃٍ لَیْسَ فِیْھَا

اور گھی نہ ہو احمد جس نماز مین

الْحُضُوْرُ کَالْقَمَرِ الْمَخْسُوْفِ ذَھَبَ عَنْہُ النُّوْرُ

حضور نہین گہنایا ہوا چاند ہے جس مین نور نہین

وَصَاحِبَ الرِّقَّةِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ اِذَا ذَکَرْتَ نَفْسَکَ

اور صاحب الرقت ہو گیا احمد جب تو اپنے نفس کو یاد کرتا ہے

فَکَاَنَّمَا نَسِیْتَ رَبَّکَ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ مَنْ

تو خدا کو بھول جاتا ہے احمد جو شخص

اُغْفِلَ عَنِ الذِّکْرِ فَقَدْ حُرِمَ خَیْرًا قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

ذکر بھول گیا بیشک خیر سے محروم رہا احمد

اَلذِّکْرُ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ وَمَنْ وُفِّقَ لَهُ الذِّکْرُ

ذکر عبادتوں میں بہتر ہے اور جسکو ذکر کی توفیق ملی

فَقَدْ اُعْطِیَ اَفْضَلَ الْکَرَامَاتِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰی

تو بہت بڑی بزرگی ملی احمد کیا اچھا ہے

لِمَنْ قَامَ فِی الْاَسْحَارِ فَاشْتَغَلَ بِالصَّلٰوةِ

وہ شخص جو پچھلے رات سے اٹھا اور نماز میں

وَالتِّلَاوَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ رُبَّ

اور قرآن کے پڑھنے اور استغفار میں مشغول ہوا احمد بہت سے

قَرِیْبٍ بَعِیْدٌ وَرُبَّ بَعِیْدٍ قَرِیْبٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

پاس والے دور ہیں اور بہت سے دور والے پاس ہیں احمد

اَلذِّکْرُ ذِکْرَانِ ذِکْرُ الْعَبْدِ وَذِکْرُ الرَّبِّ ذِکْرُ الْعَبْدِ التَّوْبَةُ

ذکر دو ذکر ہیں ذکر عبد اور ذکر رب ذکر عبد توبہ ہے

وَالْاِنَابَةُ وَذِكْرُ الرَّبِّ الْقَبُوْلُ وَالْاِجَابَةُ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ

اور انابت سے ذکر رب قبول سے اور اجابت احمد

طُوْبٰى لِمَنْ ذَكَرَهٗ فِيْ جَوْفِ اللَّيَالِيْ وَالْوَيْلُ

کیا اچھا ہے وہ شخص جسنے یاد کیا اپنے رب کو راتوں کے بیچ میں اور کیا برا ہی وہ شخص

عَلٰى مَنْ بَاتَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَلَا يُبَالِيْ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ

جسنے کاٹ دی رات معصیت میں اور بے پروا ہیں احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا مَغْرُوْرٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰى مَسْرُوْرٌ وَّطَالِبُ

دنیا کا طالب مغرور ہے اور عقبی کا طالب سرور ہے اور مولے کا

الْمَوْلٰى مَنْصُوْرٌ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا جَاهِلٌ

طالب منصور ہے احمد دنیا کا طالب جاہل ہے

وَّطَالِبُ الْعُقْبٰى عَاقِلٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰى كَامِلٌ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ

اور عقبی کا طالب عاقل ہے اور مولے کا طالب کامل ہے احمد

طَالِبُ الدُّنْيَا مَرْدُوْدٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰى مَوْدُوْدٌ وَّطَالِبُ

دنیا کا طالب مردود ہے اور عقبی کا طالب مودود ہے اور

الْمَوْلٰى مَحْمُوْدٌ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْيَا مَغْبُوْنٌ

خدا کا طالب محمود ہے احمد دنیا کا طالب مغبون ہے

وَّطَالِبُ الْعُقْبٰى مَيْمُوْنٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰى مَاْمُوْنٌ قَوْلُهٗ

اور عقبی کا طالب میمون ہے اور مولی کا طالب مامون ہے

قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا مَحْرُوْمٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی

احمد دنیا کا طالب محروم ہے اور عقبےٰ کا طالب

مَرْحُوْمٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی مَعْصُوْمٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

مرحوم ہے اور مولیٰ کا طالب معصوم ہے ۱؎ احمد

طَالِبُ الدُّنْیَا هَالِكٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی سَالِكٌ

دنیا کا طالب ہالک ہے ۲؎ اور عقبیٰ کا طالب سالک ہے ۳؎

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی مَالِكٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ

اور مولیٰ کا طالب مالک ہے ۴؎ احمد دنیا کا

الدُّنْیَا اَسِیْرٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی بَصِیْرٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی

طالب اسیر ہے ۵؎ عقبیٰ کا طالب بصیر ہے ۶؎ مولیٰ کا طالب

اَمِیْرٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا صَغِیْرٌ وَّطَالِبُ

امیر ہے ۷؎ احمد دنیا کا طالب صغیر ہے ۸؎

الْعُقْبٰی کَبِیْرٌ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی خَطِیْرٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

عقبیٰ کا طالب کبیر ہے ۹؎ مولیٰ کا طالب خطیر ہے ۱۰؎ احمد

طَالِبُ الدُّنْیَا ذَلِیْلٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی جَلِیْلٌ وَّطَالِبُ

دنیا کا طالب ذلیل ہے عقبیٰ کا طالب جلیل ہے مولیٰ کا

الْمَوْلٰی خَلِیْلٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا دَنِیٌّ

طالب خلیل ہے احمد دنیا کا طالب دنی ہے ۱۱؎

وَطَالِبُ الْعُقْبٰی غَنِیٌّ وَّطَالِبُ الْمَوْلٰی سَنِیٌّ قَوْلُهٗ

عقبےٰ کا طالب غنی ہے مولےٰ کا طالب سنی ہے ١

یَا اَحْمَدُ طَالِبُ الدُّنْیَا لَئِیْمٌ وَّطَالِبُ الْعُقْبٰی کَرِیْمٌ

احمد دنیا کا طالب لئیم ہے ٢ عقبےٰ کا طالب کریم ہے ٣

وَطَالِبُ الْمَوْلٰی عَظِیْمٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ تَارِكُ

مولےٰ کا طالب عظیم ہے ٤ احمد زاهد دنیا کا چھوڑنے

الدُّنْیَا لِلْعُقْبٰی وَالْعَارِفُ تَارِكُ الْعُقْبٰی لِلْمَوْلٰی قَوْلُهٗ

والا ہے عقبےٰ کے لیے اور عارف عقبےٰ کا چھوڑنے والا ہے مولےٰ کے لیے

یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ یُطَهِّرُ ظَاهِرَهٗ بِالْمَاءِ وَالْعَارِفُ

احمد زاهد اپنا ظاہر پاک کرتا ہے پانی سے اور عارف

یُطَهِّرُ بَاطِنَهٗ مِنَ الْهَوٰی قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ

اپنا باطن پاک کرتا ہے ہوا و ہوس سے احمد زاهد

یَغْسِلُ الْاَعْضَاءَ وَالْعَارِفُ یَرٰی رَبَّ الْاَرْضِ

دھوتا ہے اعضاء کو اور عارف دیکھتا ہے پروردگار ارض

وَالسَّمَاءِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ یَقْطَعُ

و سما کو احمد زاهد کاٹتا ہے

السَّبِیْلَ وَالْعَارِفُ بَلَغَ الْمَنْزِلَ وَتَرَكَ الرَّحِیْلَ

راه اور عارف پہنچ گیا ہے منزل پر اور چھوڑ چکا ہے سواری کو ٥

قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ حِرْفَةُ الْعَارِفِ سِتَّةُ اَشْیَاءَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ

احمد عارف کا ہنر چھ چیزیں جب اللہ کا ذکر کیا جائے

فَتَخَرَ وَاِذَا ذُکِرَتْ نَفْسُہٗ اِحْتَقَرَ وَاِذَا نَظَرَ فِیْ اٰیَاتِ

تو وہ فخر کرے اور جب اس کے نفس کا ذکر کیا جائے تو حقیر جانے اور جب آیات الٰہی کو دیکھے

اللّٰہِ اِعْتَبَرَ وَاِذَا ھَمَّ بِمَعْصِیَۃٍ اَوْ شَھْوَۃٍ اِزْدَجَرَ وَاِذَا

عبرت پکڑے اور جب معصیت یا شہوت کا قصد کرے اپنے آپکو جھڑکے اور جب

ذُکِرَ اللّٰہُ اِسْتَبْشَرَ وَاِذَا ذُکِرَ ذُنُوْبُہٗ اِسْتَغْفَرَ قَوْلُہٗ

اللہ یاد آئے تو خوش ہو اور جب گناہ یاد آئیں تو استغفار کرے

یَا اَحْمَدُ اَلدَّارُ دَارَانِ دَارُ الدُّنْیَا وَدَارُ الْعُقْبٰی

اے احمد گھر دو ہیں دنیا اور عقبیٰ

اَمَّا الدُّنْیَا وَطَالِبُھَا بَخِیْلٌ وَاَمَّا الْعُقْبٰی وَطَالِبُھَا قَلِیْلٌ

دنیا اور اس کے طالب تو بخیل ہیں اور عقبیٰ اور اس کے طالب قلیل ہیں

قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ الْعَارِفِیْنَ مَنْ سِوَی

احمد عارفوں کا مطلوب وہ ہے جو دونو

الدَّارَیْنِ وَھُوَ الْمَوْلَی الْجَلِیْلُ قَوْلُہٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاھِدُ

جہان کے سوا ہے اور وہ خدا تعالےٰ ہے احمد زاہد

صَاحِبُ الْمُجَاھَدَاتِ وَالْعَارِفُ صَاحِبُ الْمُشَاھَدَاتِ

کوششوں والا ہے عارف مشاہدوں والا ہے

عَنْ نَفْسِهٖ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الزَّاهِدُ یُجَاهِدُ الْمَلَوَیْنِ

اپنی ذات سے احمد زاہد کوشش کرتا ہے رات دن

لِیَخْرُجَ عَنْ نَفْسِهٖ وَالْعَارِفُ خَرَجَ عَنْهَا وَیُشَاهِدُ جَمَالَ

کہ نکل جائے اپنے نفس سے عارف نکل گیا ہے اس سے اور دیکھ رہا ہے

الْمَحْبُوْبِ عَلَى الدَّوَامِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ طُوْبٰى لِمَنْ تَرَكَ

محبوب کا جمال ہمیشہ احمد کیا اچھا ہے وہ شخص جسنے چھوڑ دیا

الدُّنْیَا وَشَغَلَ بِاَمْرِ الْمَوْلٰى قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ اَلْوَیْلُ

دنیا کو اور مشغول ہوا خدا کے حکم میں احمد بہت برا ہے

عَلٰى مَنِ اشْتَغَلَ بِالدُّنْیَا وَغَفَلَ عَنْ شُغْلِ الْعُقْبٰى قَوْلُهٗ

وہ شخص جو مشغول ہوا دنیا میں اور بھول گیا عقبے کے کام کو

یَا اَحْمَدُ النَّاسُ ثَلٰثَةُ اَصْنَافٍ طَالِبُ الدُّنْیَا کَثِیْرٌ

احمد لوگ تین قسم کے ہیں دنیا کے طالب بہت

وَطَالِبُ الْعُقْبٰى قَلِیْلٌ وَطَالِبُ الْمَوْلٰى اَقَلُّ قَلِیْلٍ

عقبے کے طالب تھوڑے مولے کے طالب بہت سے تھوڑے

قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الْمَوْلٰى حَیٌّ لَا یَمُوْتُ فَلِذٰلِكَ

احمد مولے زندہ ہے مرتا نہیں یہی سبب

اَوْلِیَاءُ اللّٰهِ لَا یَمُوْتُوْنَ لِاَنَّ الْوَلِیَّ قَدْ حَیِیَ بِمَعْرِفَةِ

اللہ کے ولی نہیں مرتے اسلئے کہ ولی زندہ ہوا ہے مولے کے پہچاننے سے

الْمَوْلٰی فَهُوَ بِالْبَقَاءِ اَحْرٰی وَاَوْلٰی قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ مَطْلُوْبُ

تو وہ باقی رہنے کے لایق ہے اور اولے احمد زاہد کا

الزَّاهِدِ عُقْبَاهُ وَمَحْبُوْبُ الْعَارِفِ مَوْلَاهُ قَوْلُهٗ

مطلوب اس کی عقبےٰ ہے اور عارف کا محبوب اس کا مولےٰ ہے

یَا اَحْمَدُ عَلَامَةُ الْعَارِفِیْنَ ثَلٰثَةٌ اَكْلُهٗ كَاَكْلِ الْمَرْضٰی

احمد عارفون کی تین علامتین ہیں کہانا مریضون کی طرح

وَنَوْمُهٗ كَنَوْمِ الْغَرْقٰی وَبُكَاءُهٗ كَبُكَاءِ الثَّكْلٰی قَوْلُهٗ

اور سونا اسکا غارقون کی طرح اور رونا زن فرزند مردہ کی طرح

یَا اَحْمَدُ الْمُسَارَعَةُ اِلٰی بَابِ الْمَوْلٰی اَجْدَرُ وَاَحَقُّ

احمد مولےٰ کے دروازہ کی طرف دوڑنا لائق ہے اور خوب ہے

وَاَوْلٰی قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ بَابُ اللّٰهِ مَفْتُوْحٌ وَعَطَاءُهٗ

اور بہتر ہے احمد اللہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور اسکی بخشش

غَیْرُ مَمْنُوْعٍ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ بَابُ الْبَلَاءِ عَلٰی

سب پے روک ٹوک احمد آزمایش کا دروازہ

الْعَاشِقِ مَفْتُوْحٌ وَدَمُهٗ بِسَیْفِ الْعِشْقِ مَسْفُوْحٌ

عاشق پر کھلا ہوا ہے اور اس کا خون عشق کی تلوار سے بہا ہوا

قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ سُئِلَتْ دِمَاءُ الْعُشَّاقِ

احمد عاشقون کے خون

بِسَيْفِ الْعِشْقِ وَالْاِشْتِيَاقِ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ

عشق اور اشتیاق کی تلوار سینے سے ہوئے ہین احمد

اَلْعَاشِقُ مَضْبُوْطٌ بِقَلَقِ الْفُؤَادِ وَمَرْبُوْطٌ بِحَبْلِ

عاشق دل کی تڑپ مین جکڑا ہوا اور محبت کی رسی مین

الْوِدَادِ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ قَلَقُ الْعُشَّاقِ هَيَّجَ

بندھا ہوا ہے احمد عاشقون کا قلق مشتاق کے

ذَوْقَ الْمُشْتَاقِ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ نَارٌ

ذوق کو بڑھانیوالا ہے احمد عشق اک آگ ہے

تُوْقَدُ بِحَطَبِ الْاِشْتِيَاقِ وَيُحْرِقُ الْقُلُوْبَ

سلگائی جاتی ہے اشتیاق کی لکڑیون سے اور دلون کو جلاتی ہے

فِيْ صُدُوْرِ الْعُشَّاقِ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ اَنَا مَنْ

عشاق کے سینون مین احمد مین وہ ہی ہون جسکو

اَهْوٰى وَمَنْ اَهْوٰى اَنَا نَحْنُ رُوْحَانِ حَلَلْنَا بَدَنًا

دوست رکھتا ہون اور جسکو مین دوست رکھتا ہون وہ مین ہون ہم دو روح اترے ہین ہم اپنے بدن مین

فَاِذَا اَبْصَرْتَنِيْ اَبْصَرْتَهٗ وَاِذَا اَبْصَرْتَهٗ اَبْصَرْتَنَا وَالْعِشْقُ

توجب مجھے دیکھے تو اسکو دیکھے تو اسکو اور جب دیکھے تو اسکو دیکھے تو ہمکو اور عشق

وَالْعَقْلُ لَا يَجْتَمِعَانِ فِيْ قَلْبٍ وَّاحِدٍ لِاَنَّهٗ اِذَا دَخَلَ

اور عقل ایک دل مین اکھٹے نہین ہوسکتے اسلئے کہ جب عشق کا غلبہ

سُلْطَانُ الْعِشْقِ ضَابِطًا مُقْتَدِرًا فَقَدْ فَرَّ الْعَقْلُ

داخل ہوتا ہے ضابط بن کر قادر بن کر تو عقل چل دیتی ہے

مُنْهَزِمًا مُتَوَارِيًا قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدِ ابْتُلِيَ

بھاگ کر چھپ کر احمد جس نے عشق کیا

بِاَنْوَاعِ الْبَلَاءِ وَرُبِطَ بِحَبْلِ الْمَشَقَّةِ وَالْعَنَاءِ قَوْلُهٗ

طرح طرح کی بلاء میں مبتلا ہوا اور مشقت اور رنج کی رسی سے بند گیا

يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ فَقَدْ هُجِرَ عَنِ الرَّاحَاتِ وَاُلْقِيَ

احمد جس نے عشق کیا وہ راحتوں سے جدا ہوا اور

فِيْ جُبِّ الْبَلِيَّاتِ قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ مَنْ عَشِقَ

بلاؤں کے کنوئیں میں ڈالا گیا احمد جس نے عشق کیا

فَقَدْ قَرُبَ بِالْغَمِّ وَمَلَاءَ صَدْرَهٗ بِالْكَرْبِ وَالْهَمِّ

وہ غم کے نزدیک ہوا اور بھر سینہ اپنے کو رنج اور اندوہ سے

قَوْلُهٗ يَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ ثَلٰثَةُ اَحْرُفٍ الْعَيْنُ

احمد عشق کے تین حرف ہیں ع

وَالشِّيْنُ وَالْقَافُ اَلْعَيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الْعَنَاءِ

س ق ع سے مراد عنا سے ہے

وَالشِّيْنُ عِبَارَةٌ عَنِ الشِّدَّةِ وَالْقَافُ عِبَارَةٌ

اور ش سے اشارہ شدت یعنی سختی کا اور ق سے عبارت

عن الفرح فجمعت هذه الثلثة وسميت عشقا

فرح یعنی زخمی ہونا پھر یہ تینوں حرف اکیلے لینے گئے اور عشق نام رکھا گیا

فمن عشق صار جسده كل عناء وشدة وقرح

جس نے عشق کیا اس کا جسم رنج اور سختی اور خستگی بنگیا

وقلبه بغلبات المحبة فرح قوله يا احمد من

اور اس کا قلب محبت کے غلبوں کے خوش ہے احمد جو

وصل الى حضرت المولى فهو بالتبجيل والاكرام

جا پہنچا مولیٰ کی درگاہ میں وہ بزرگی اور اکرام کے

اولى قوله يا احمد من انفصل فقد اتصل

لائق ہے احمد جو جدا ہوا خلق سے تو بیشک جا ملا حق سے

قوله يا احمد كيف يبرء المريض اذا منع

احمد بیمار کیونکر اچھا ہو جب طبیب روک دیا

الطبيب وكيف يعيش المحب اذا هجر من الحبيب

سے اور عاشق کیونکر زندہ رہے جب معشوق سے جدا رہے

قوله يا احمد كيف يعيش الحوت في النيران

احمد مچھلی کیونکر زندہ رہے آگ میں

وكيف يصبر المهجور في الهجران وكيف يسكن

اور کیونکر زندہ رہے ہجر میں اور مشتاق کیونکر تسکین

اَلْمُشْتَاقُ فِی الْاِشْتِیَاقِ وَکَیْفَ یَعِیْشُ الْعُشَّاقُ

یا وے اشتیاق میں اور عشاق کیونکر زندہ رہیں

فِی الْفِرَاقِ فَاِنَّ الْعَاشِقَ لَیْسَ لَهٗ قَرَارٌ نَّهَارًا وَّلَیْلًا

فراق میں اس لئے کہ عاشق کو قرار نہیں دن رات

کَمَثَلِ الْمَجْنُوْنِ مِنْ فِرَاقِ لَیْلٰی قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

جیسے مجنوں تھا لیلی کے فراق میں احمد

فِرَاقُ الْمَحْبُوْبِ سَمٌّ وَّوِصَالُهٗ تِرْیَاقٌ بَلْ حَیٰوةُ الْعَاشِقِ

محبوب کا فراق زہر سے اور اسکا وصال تریاق بلکہ عاشق کی حیات

وَصْلٌ وَّمَوْتُهٗ فِرَاقٌ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ الْعِشْقُ

وصل ہے اور موت اسکی فراق احمد عشق

مُقْلِقُ الْعُقَلَاءِ وَمُهَیِّجُ الشِّدَّةِ وَالْبَلَاءِ قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ

عقلمندوں کو بیقرار کرنیوالا ہے اور شدت و بلا کو جوش میں لانیوالا ہے احمد

اَلْعِشْقُ مُزْعِجُ الْاَوْطَانِ وَمُخَرِّبُ الْبُیُوْتِ وَالْاَوْطَانِ

عشق وطنوں کا دور کرنیوالا اور گھروں کا اجاڑنیوالا ہے اور وطنوں کا

قَوْلُهٗ یَا اَحْمَدُ اَلشَّوْقُ شَوْقَانِ شَوْقُ الْعَوَامِّ

احمد شوق دو ہیں ایک عوام کا شوق

وَشَوْقُ الْخَوَاصِّ فَشَوْقُ الْعَوَامِّ اِلَی الْحُوْرِ وَالْقُصُوْرِ

ایک خواص کا شوق عوام کا شوق حور و قصور کی طرف